سوال

بیٹے کو ناپسند لڑکی سے شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں

جواب

الحمدللہ

والد کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیٹے یا بیٹی کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کریں جسے وہ نہ چاہتے ہوں، اور والد کو غور کرنا چاہیے کہ اگر وہ اس کی جگہ ہوتا تو کیا کرتا، آیا وہ اپنے والد کے جبر کو قبول کرتے ہوئے اس لڑکی سے شادی کرتا جسے وہ چاہتا ہی نہیں ؟

اور پھر اس میں بیٹے کی کوئی مصلحت بھی نہیں ہے، کیونکہ اگر شادی پوری رضامندی سے نہ ہو تو ناکام ہو جاتی ہے، اور جب بیٹا یا بیٹی والد کی رغبت کو نافذ نہ کرے اور والد کی پسند کی شادی سے انکار کر دے تو وہ والد کا نافرمان شمار نہیں ہوتا

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" والدین کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ کسی ایسی لڑکی سے شادی کریں جسے وہ نہ چاہتا ہو، اور اگر وہ شادی نہیں کرتا تو اس طرح وہ نافرمان شمار نہیں ہوگا، بالکل اسی طرح جس طرح کوئی کھانا نہ کھانا چاہے "

دیکھیں : الاختیارات (344).

جناب شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر والد بیٹے کی شادی کسی ایسی عورت سے چاہے جو نیک و صالح نہیں تو کیا حکم ہوگا، اور اگر نیک و صالح لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا حکم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" والد کے لیے اپنے بیٹے کو کسی ایسی لڑکی سے شادی پر مجبور کرنا جائز نہیں جسے وہ نہ چاہتا ہو چاہے وہ کسی دینی یا اخلاقی یا جسمانی عیب کی بنا پر ہو یا کسی دوسرے عیب کی وجہ سے، اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو ایسی عورتوں سے شادی کرنے پر مجبور کیا جنہیں وہ نہیں چاہتے تھے اور پھر بعد وہ انہیں ندامت کا سامنا کرنا پڑا

لیکن وہ کہتا ہے کہ اس نے اس لڑکی سے بیٹے کی شادی اس لیے کہ وہ اس کے بھائی کی بیٹی تھی، یا اس لیے کہ وہ اس کے قبیلہ و برادری کی ہے اس کے علاوہ دوسرے اسباب بیان کرتا ہے چنانچہ بیٹے کے لیے اسے قبول کرنا لازم نہیں، اور نہ ہی والد کے لیے بیٹے کو اس پر مجبور کرنا جائز ہے

اسی طرح اگر بیٹا کسی نیک و صالح عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن والد اسے نہیں کرنے دیتا، تو اس حالت میں بیٹے کے لیے والد کی اطاعت لازم نہیں، چنانچہ جب بیٹا کسی نیک و صالح عورت سے شادی پر راضی ہو اور اس کا والد کہے تم اس سے شادی مت کرو، لہذا بیٹے کو اس سے شادی کرنے کا حق حاصل ہے چاہے اس کا والد منع بھی کرے

کیونکہ بیٹے کے لیے ایسے معاملہ میں والد کی اطاعت کرنا ضروری و لازم نہیں جس کے نتیجہ میں والد کو کوئی نقصان و ضرر نہ ہوتا ہو، اور بیٹے کو اس میں فائدہ ہو

اور اگر ہم کہیں کہ بیٹے کے لیے والد کی ہر حالت میں اطاعت کرنا لازم ہے حتی کہ اس میں بھی جس میں بیٹے کو فائدہ ہوتا ہو، اور نہ ہی اس میں والد کو کوئی نقصان و ضرر ہوتا ہو تو اس سے فساد و خرابی پیدا ہوگی، لیکن اس طرح کی حالت میں بیٹے کو والد کے ساتھ اچھا طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور حسب استطاعت والد کو منانے کی کوشش کرے، اور جتنی استطاعت ہو اسے راضی کرے " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (641-640/2) ترتیب اشرف عبد المقصود

رہا آپ کے والد کا ناراض ہونا تو ہم والدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اولاد کے حسن سلوک کو ان پر تلوار بنا کر مسلط نہ کر دیں، کہ جسے وہ نہیں چاہتے اسے بھی دھمکی سے ان پر لازم کر دیں، کہ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تجھ سے ناراض ہو جاؤنگا

اور آپ کو بھی چاہیے کہ والد کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں اور پوری حکمت کے ساتھ کوشش کریں تا کہ والد اپنی رائے ترک کر دے، اور اس کے لیے آپ اپنے خاندان اور گھر والوں سے معاونت کرتے ہوئے دخل اندازی کرانے کی کوشش کریں مثلا ماموں اور چچے وغیرہ سے کہیں، لیکن اگر والد پھر بھی اپنی رائے پر قائم رہے اور اصرار کرے تو آپ کے لیے اس کی اطاعت کرنا لازم نہیں چاہے وہ آپ پر ناراض ہی ہو جائے، یہ آپ کے لیے ضرر و نقصاندہ نہیں، کیونکہ یہ آپ پر ظلم کر رہا ہے کہ وہ آپ کو ایسا کام کرنے پر مجبور کر رہا ہے جو ہو سکتا ہے آپ کی زندگی کے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو

لیکن .... آپ اس کو حسن تصرف اور بہتر معاملہ سے حل کریں اور والد کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا معاملہ کرتے رہیں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں (والد اور والدہ) تمہیں اس پر ابھاریں کہ تم میرے ساتھ شرک کرو جس کا تمہیں علم نہیں تو پھر تم ان کی اطاعت مت کرو، اور دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو لقمان (15).

واللہ اعلم.